حدیث آگے پہنچانے کی فضیلت اور اس کی وضاحت

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

1

ریفرنس نمبر: Gul 2182
تاریخ: 27-03-2021

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ اللہ پاک اس شخص کو ترو تازہ رکھے جو حدیث سنے، اسے یاد رکھے اور اسے آگے پہنچائے۔ پوچھنا یہ ہے کہ اس حدیث پاک کی شرح کیا ہے؟ اور یہ بشارت دنیا میں حاصل ہو گی یا آخرت میں؟ شرعی رہنمائی فرما دیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

مختلف کتب حدیث میں یہ حدیث پاک موجود ہے کہ اللہ پاک اس شخص کو ترو تازہ رکھے، جس نے حدیث پاک سُنی اور یاد رکھی اور اسے آگے پہنچایا۔ ترو تازہ کے متعلق شارحین حدیث رحمھم اللہ تعالی نے مختلف معانی بیان کیے ہیں، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

حدیث پاک کے الفاظ ترو تازہ کا ایک معنی یہ ہے کہ اللہ پاک ایسے شخص کو دنیا میں اس طرح ترو تازہ رکھے گا کہ لوگوں کے درمیان اس شخص کو قدر و منزلت عطا کرے گا اور آخرت میں نعمتوں سے نوازے گا۔

دوسرا معنی یہ ہے کہ اللہ پاک اس کو حسن و جمال عطا فرمائے گا یا اللہ پاک اس کو آخرت میں جنت کی نعمتوں سے نوازے گا اور یہ ساری بشارتیں دنیا اور آخرت دونوں میں عطا کی جائیں گی۔

لوگوں تک حدیث پاک پہنچانے والے کے متعلق مشکوۃ المصابیح میں ہے:" عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: نضر اللہ عبدا سمع مقالتی فحفظھا و وعاھا و اداھا" ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ پاک اس شخص کو ترو تازہ رکھے، جس نے میری حدیث کو سنا اور اسے یاد رکھا اور اس کا خیال رکھا اور اس کو آگے پہنچایا۔

(مشکوۃ المصابیح، جلد 1، حدیث 228، صفحہ 232، مطبوعہ کراچی)

مذکورہ حدیث پاک کی شرح کرتے ہوئے ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ مرقاۃ المفاتیح میں فرماتے ہیں:" المعنی خصہ اللہ بالبھجۃ و السرور لما رزق بعلمہ و معرفتہ من القدر و المنزلۃ بین الناس فی الدنیا و نعمہ فی الاخرۃ حتی یری

علیہ رونق الرخاء والنعمة"ترجمہ: اللہ پاک اس شخص کو جسے علم ومعرفت عطا کیا گیا، لوگوں کے درمیان قدر ومنزلت کے ذریعے اور آخرت میں نعمتوں کے ذریعے، خوشی اور تروتازگی کے ساتھ خاص کر دے گا، یہاں تک کہ اس شخص کے اوپر نعمتوں اور تروتازگی کی چمک دیکھی جائے گی۔ (مرقاۃ المفاتیح، جلد1، صفحہ440، 441، مطبوعہ کوئٹہ)

اسی طرح کی حدیث پاک کی شرح کرتے ہوئے فیض القدیر میں علامہ عبد الرؤف مناوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:"معناہ: البسہ النضرۃ و خلوص اللون: یعنی جملہ اللہ و زینہ او معناہ: اوصلہ اللہ الی نضرۃ الجنۃ و ھی نعیمھا۔۔۔و قیل معناہ: حسن اللہ وجھہ فی الناس: ای جاھہ و قدرہ"ترجمہ: اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ پاک اس شخص کو اچھا رنگ اور تروتازگی کا لباس پہنائے گا۔ یعنی اللہ پاک اس شخص کو زیب وزینت اور حسن وجمال عطا کرے گا یا اس کا معنی یہ ہے کہ اللہ پاک اس کو جنت کی تروتازگی یعنی نعمتیں عطا کرے گا۔۔۔ اور یہ معنی بھی بیان کیا گیا ہے کہ اللہ پاک اس کے چہرے کو لوگوں میں خوبصورت بنا دے گا، یعنی اس شخص کو لوگوں میں قدر ومنزلت اور جاہ وجلالت عطا فرمائے گا۔

(فیض القدیر، جلد6، حدیث9264، صفحہ370، مطبوعہ بیروت)

محقق علی الاطلاق، شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:"نضر، نضارت اصل میں چہرے کی خوبصورتی اور روشنائی و تابانی کے لیے آتا ہے۔ یہاں اس سے شان اور مرتبے کی رفعت اور دنیا اور آخرت میں سرور و رونق اور تازگی میں اضافہ مراد ہے۔" (اشعۃ اللمعات مترجم، جلد1، صفحہ503، مطبوعہ فرید بک سٹال)

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:"یہ حدیث تا قیامت محدثین کو شامل ہے یعنی اللہ تعالی حافظ اور مبلغِ حدیث کو دنیا میں پھلا پھولا رکھے اور آخرت میں اس کا چہرہ تروتازہ رکھے۔۔۔ حضور کی یہ دعا قبول ہے۔ خدام حدیث بفضلہ تعالی دین و دنیا میں شاد و آباد ہیں، جیسا کہ تجربہ بتا رہا ہے۔ حدیث کا ذکر کرنا، حفظ ہے اور یاد رکھنا بھول نہ جانا وعاء۔"

(مراۃ المناجیح، جلد1، صفحہ200، مطبوعہ قادری پبلشرز، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

12شعبان المعظم1442ھ/27مارچ2021ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جا سکتی ہے